بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے ۔ اللہ تعالیٰ کیلئے مضمون کا آغاز ہے ۔ ختم نبوت کا مسئلہ خالص قرآنی مسئلہ ہے ۔ اور اس کے لئے قرآن مجید کا فیصلہ ہی آخری اور قطعی فیصلہ ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ وہ سب لوگ جن کے درمیان یہ مسئلہ زیر بحث ہے ۔ قرآن مجید کو خداوند تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں ۔ اور ان معنوں میں قرآن مجید سب کی متفقہ چیز ہے ۔

کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے:-

۱- قسم ہے نفس کی اور اسکی جسنے اس کا تسویہ کر کے اس میں اپنی روح نفخ کی۔ پھر اس میں نیکی بدی کرنے کی قابلیت رکھدی۔ بیشک جسنے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ اس نے فلاح پالی۔ اور جس نے اسے خاک میں ملا دیا۔ وہ نامراد رہا۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ (۹۱: ۱۰)

۲- ہم نے انسان کو ہدایت کی راہ دکھا دی ہے۔ اب خواہ وہ شکر گذار بنے۔ خواہ کفران نعمت کرے +

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا۔ (۷۶)

۳- کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں۔ زبان اور لب عطا نہیں کئے۔ اور ہم نے اسے دونوں راہ دکھا دیئے ہیں۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (۹۰: ۸-۱۰)

انسانی زندگی کی کوشش اور موت و حیات کی کشمکش ایک آزمائش ہے۔ اس بات کے لئے کہ کون شخص اچھے کام کر کے اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے۔ اور کون برے کام کر کے اسے تباہ کر دیتا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:-

۱- برکت ہے وہ ذات جس کے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ

۲

ختم نبوت کی حقیقت پر غور کرنے سے پہلے **وحی۔ رسالت** اور **نبوت** کی حقیقت اور ماہیت پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لیئے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح اللہ۔ ذکر۔ صوم۔ صلوٰۃ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ قرآن مجید کی خاص خاص اصطلاحات ہیں۔ اور ان کا اصلی مفہوم وہ ہے۔ جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور جس کے لیئے وہ قرآن مجید میں مستعمل ہوئی ہیں۔ اسی طرح وحی۔ رسالت۔ نبوت۔ رسول اور نبی کے الفاظ بھی قرآن مجید کی خاص اصطلاحات ہیں۔ اور کوئی شخص قرآن مجید سے باہر ہو کر ان کے اصل مفہوم کو نہیں پا سکتا۔ جس کے لیئے وہ قرآن مجید میں مستعمل ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے مفہوم کو پانے کے لیئے قرآن مجید سے استفادہ کرتے ہیں۔ وہی اس کٹھن منزل میں ہمارا راہنما ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا میری کچھ توفیق نہیں ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ ١١/٩٠

۳

فطرتاً انسان میں اس بات کی قابلیت رکھ دی گئی ہے کہ وہ چاہے۔ اچھے کام کرے۔ چاہے برے۔ اس کی بہتری اور ابتری اس کی اپنی ذات پر منحصر ہے۔ جیسا

حصہ دیا گیا ہے۔

۴۔ کہدے کہ الغیب یعنی وحی کا بھیجنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰہِ

اس لئے زندگی کے ہر لمحہ پر الٰہی منصوبہ کو پورا کرنے فطرت کے مطابق زندگی نباہنے اور صراط مستقیم پر چلنے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ سے جو اس کی زندگی کی روح اور اس کی ذات کا مرجع اور مصیر ہے۔ ہدایت پانے اور اس کی مرضی اور منشا معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت اللہ تعالیٰ کے اس کے ساتھ ہمکلام ہونے سے پوری ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے انسان کے ساتھ ہمکلام ہونے کے تین طریقے ہیں:۔

اول۔ براہ راست بذریعہ وحی

دوم۔ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ یعنی پردہ کے پیچھے سے۔

سوم۔ رسول یعنی جبرائیل کے ذریعہ سے۔

جیساکہ آیت ذیل سے ظاہر ہے:۔

اور اللہ تعالیٰ کبھی بشر کے ساتھ کلام نہیں کرتا۔ مگر یا تو وحی کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے سے یا

وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا

و تصرف میں تمام دنیا کی بادشاہی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ تاکہ تمہیں آزمائے۔ کہ تم میں سے کون نیک عمل کرتا ہے ۔

الملک و ھو علی کل شیء قدیر۔ ن الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا

۶۷ / ۲

۵

گو انسان دیگر تمام مخلوقات میں سے ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور ہم نے نوع انسان کو بزرگی دی اور ان کو خشکی اور تری میں سواری دی۔ اور ہم نے ان کے لئے پاکیزہ چیزیں مہیا کیں۔ اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا۔

۱۷ / ۷۲

مگر چونکہ ضعیف اور کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اور اسے علم سے بھی تھوڑا حصہ دیا گیا ہے۔ اور الغیب یعنے علم الٰہی کے لئے بالکل اللہ تعالیٰ پر منحصر ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے:

۱۔ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے — وخلق الانسان ضعیفا

۲۔ اور تم کو علم سے قلیل — وما اوتیتم من

پیدا کیا۔ اللہ کی فطرت کو بدلنا ٹھیک نہیں۔ یہ ہے دین قیم۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	ذَالِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۳۰

اس حالت میں انسان وحی الٰہی کی مدد سے وہی سوچتا ہے۔ اور وہی خیال کرتا ہے۔ اور اسی پہ عمل پیرا ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے چونکہ فطرت "بہا لعجت فیہ" کی وجہ سے دونوں جگہ ایک ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کوئی حجاب حایل نہیں ہوتا۔ اور انسان اللہ تعالےٰ سے براہ راست ہدایت پاتا۔ اور فیض الٰہی سے فائز المرام ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کوئی خدا کا بندہ خدا کا مطیع اور فرمانبردار ہوکر اسے پکارتا ہے۔ تو بلا کسی درمیانی وسیلہ یا وساطت کے اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے۔ جیسا کہ آیتہ ذیل سے ظاہر ہے۔

اور جب میرے بندے میری بابت تجھ سے سوال کریں۔ تو تو کہہ دے۔ کہ میں قریب ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے۔ تو اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پس	وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۔ ۲/۱۸۶

ملائکہ سے ایک رسول بھیجتا ہے۔ یعنی جبرائیل اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو کچھ اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہوتا ہے۔ اس بشر کو وحی کرتا ہے۔ بیشک اللہ بزرگ اور صاحب حکمت ہے۔

فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۝ (۲۲)

چنانچہ اس کی تفصیل فقرات مابعد میں درج ہے۔ جہاں اس کی بھی توضیح ہو جائے گی۔ کہ آیت میں رسول کے معنی جبریل کس طرح لئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا انسان کے ساتھ ہمکلام ہونے کا پہلا طریق یعنی بذریعہ وحی نہایت عام ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ بلا واسطہ کسی دوسرے انسان یا چیز کے ہمکلام ہوتا رہتا ہے۔ بشرطیکہ انسان خلاف فطرت افعال سے اس فطرت کو جس پر اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ تبدیل یعنی خراب نہ کر دے۔ کیونکہ اس فطرت کو قائم رکھنا ہی دین کی اصلی غرض و غایت ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اپنی توجہ دین حنیف کی طرف قائم رکھ۔ جو اللہ کی فطرت ہے۔ جس پہ اللہ نے انسانوں کو

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۔

۵/۱۱۱

اور جب میں نے عیسٰی کے حواریوں کی طرف وحی کی۔ کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ تو وہ بولے کہ ہم ایمان لائے۔ اور تو گواہ رہ بے شک ہم مسلم یعنی خدا کے فرمانبردار ہیں۔

۹

چونکہ وحی فطری تحریک ہے۔ اس واسطے وہ انسان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر ایک چیز کے ساتھ اسی طرح ہم کلام ہوتا ہے۔

(۱) چنانچہ شہد کی مکھی کے متعلق ارشاد ہے:۔

وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۔ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۞

۱۶/۶۹

اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔ کہ پہاڑوں درختوں اور انگور وغیرہ بیلوں کی ٹٹیوں میں اپنے چھتے بنا۔ پھر ہر قسم کے پھل کھا اور اپنے رب کے معین کئے ہوئے رستوں پر چل۔ ان مکھیوں کے اندر سے مختلف قسم کا شہد نکلتا ہے۔ جس میں نوع انسان کیلئے شفا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنیوالوں کیواسطے کئی قسم کے نشانات ہیں

چاہیئے کہ "میرے فرمانبردار ہوں۔ اور مجھ پر یقین کریں۔ تاکہ وہ سیدھی راہ پا دیں"۔

۸

حضرت موسیٰ کی والدہ محترمہ کو جو وحی ہوئی۔ وہ اسی قسم کی تھی۔ کیونکہ وہ نبی یا رسول نہیں تھیں۔ اور رسالت صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

۱۔ اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی کی۔ کہ اس بچے کو دودھ پلا۔ اور جب تجھے اس کی بابت کچھ ڈر معلوم ہو۔ تو اسے دریا میں ڈالدے۔ اور خوفزدہ اور دلگیر نہ ہو۔ ہم اسے تیری طرف لوٹا دیں گے اور اسے رسول بنا دیں گے۔

وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اُمِّ مُوْسٰۤی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

قص

۲۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے صرف مردوں کی طرف ہی وحی بھیجی۔ اگر تمہیں علم نہ ہو۔ تو کلام الٰہی کے واقف لوگوں سے پوچھ لو۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

۲۱
ع

اسی طرح حضرت عیسیٰ کے حواریوں کو وحی ہوئی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور دو دن میں سات آسمانوں کو بنایا۔ اور ہر آسمان میں اپنے امر کو وحی کیا۔ اور دنیا کے آسمانوں کو ہم نے ستاروں سے مزین کیا اور اس کی حفاظت کی یہ غالب اور صاحب علم اللہ تعالیٰ کا اندازہ ہے

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۚ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖ وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

۴۱/۱۲

۵

چونکہ وحی کا مفہوم فطری تحریک ہے۔ اس لئے اگر اچھے یا برے انسان اپنے ساتھیوں کو اپنے عندیہ کی تحریک کریں۔ تو اس تحریک پر بھی وحی کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہوتا ہے

۱۔ زکریا نبی محراب سے نکلکر اپنی قوم کے سامنے آیا۔ اور انکو وحی کی۔ یعنی اشارہ سے کہا۔ کہ صبح و شام خدا کو یاد کرتے رہو۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ۝

۱۹/۱۱

۲۔ اور شریر لوگ اپنے ساتھیوں کی طرف وحی کرتے ہیں۔ یعنی منصوبہ بازی کرتے ہیں۔ تاکہ وہ

وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰۤی اَوْلِیٰٓـِٕهِمْ لِیُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

یہ خیال کرنے کا مقام ہے۔ کہ جب شہد کی مکھی اپنا چھتا پہاڑوں اور درختوں پر وحی کے ذریعہ بناتی ہے اور وحی کے ذریعہ پھولوں اور پھلوں سے شہد حاصل کرتی اور دُور کی راہیں طے کرکے اپنے چھتے میں واپس آجاتی ہے۔ تو دیگر تمام حیوانات کے افعال طبعیہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کے ساتھ منسوب کرنے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ بلا شبہ تمام پرندے چرندے۔ درندے اور حشرات الارض اور پانی میں رہنے والے تمام جانور اپنی زندگی کے تمام افعال تغذیہ۔ تناسل اور تعلق بذریعہ وحی الٰہی کے ہی انجام دیتے ہیں۔

۲۔ اسی طرح زمین کی حرکت بذریعہ وحی کے ہے جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۔ ؏	جب زمین اپنے زلزلے کی وجہ سے کانپ اٹھیگی۔ اور اپنے تمام بوجھ باہر پھینک دیگی اور انسان بول اٹھیگا کہ اسے کیا ہوگیا ہے۔ اسدن وہ اپنے حالات بیان کریگی کیونکہ تیرا رب اسے وحی کرے گا

۳۔ اگر زمین کی حرکت بذریعہ وحی کے ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ زمین و آسمان کی تمام چیزوں کا نظام بذریعہ وحی کے ہے۔ اسی لئے ارشاد الٰہی ہے۔

زیادہ قریب ہیں۔

اس وقت انسان کو اللہ تعالیٰ مِنْ وَرَاءِ حِجَاب یعنی پردے کے پیچھے سے راہِ ہدایت اور فطرتِ صحیحہ کی طرف بلاتا ہے۔ خدا کے انسان کے ساتھ ہم کلام ہونے کا یہ دوسرا طریقہ ہے۔ اس صورت میں گرد و پیش کے تمام حالات اور ارض و سماوات کی تمام آیاتِ عبرت اور غیرت کے مناظر انسان کے سامنے پیش کرکے اسے متنبہ اور خبردار کرتی رہتی ہیں اور اکثر حالتوں میں انسان متنبہ ہوکر فطرت کے صحیح تقاضے کو معلوم کرلیتا ہے۔ اور صراطِ مستقیم کی طرف راہ پالیتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی آیات سے ظاہر ہے۔

وہ نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تمہاری دوبارہ زندگی کی کیفیت ہے۔ اور اس کی آیات میں سے یہ ہے کہ تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تم بشر کی صورت اختیار کرکے پھیل جاتے ہو۔ اور اس کی آیات میں

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً

اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ ۶/۱۲۱	تمہارے ساتھ لڑائی جھگڑا کریں اور اگر تم ان کی اطاعت

کر دگے۔ تو تم بھی مشرک ہو جاؤگے۔

۱۱

وحی کے متعلق اوپر کی تمام آیات مندرجہ نمبر ۵ لغایت نمبر ۱۰ پر غور کرنے سے یہ صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں علوم و فنون کی تمام ترقیات اور آئے دن کی نئی نئی ایجادات اور اختراعات اسی وحی کے ذریعے ہی عمل پذیر ہو رہی ہیں۔

۱۲

لیکن جب انسان اپنی فطرت کو فراموش کردیتا ہے۔ اور شکوک و وساوس کا شکار ہو جاتا ہے۔ اپنی ذاتی خواہشات کا پیرو اور مطلب پرست ہو جاتا ہے۔ خلاف فطرت افعال کی وجہ سے اپنے باطنی حواس اور قواءِ ذہنیہ کو کند کر لیتا ہے۔ تو براہِ راست اللہ تعالیٰ کی آواز سننے کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہے۔ کہ اس حالت میں بھی اس سے دور نہیں ہو جاتا۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل:

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔	اور ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ اور جو شکوک اور وسوسے اس کے جی میں گذرتے ہیں ان کو ہم جانتے ہیں۔ اور ہم شاہرگ سے بھی اس کے

لوگوں کے واسطے آیات ہیں۔ جو عقل رکھتے ہیں

۱۳

خواب اور رویا کے ذریعے ہدایت اور راہنمائی بھی اسی قبیل سے ہے۔ جن کی امثلہ درج ذیل ہیں:۔

۱۔ حضرت ابراہیمؑ کی رویا حضرت اسماعیل کے ذبح کے متعلق جس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔

اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب کو سچ کر دکھایا۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔

۳۷/ ۱۰۴ تا ۱۰۶

۲۔ حضرت یوسفؑ کا خواب دیکھنا کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اور پھر اس خواب کا سچا ہونا جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے

یوسف نے کہا۔ اے میرے باپ جو خواب میں نے پہلے دیکھا تھا۔ یہ اسکی تعبیر ہے۔ جس کو میرے رب نے سچ کر دیا۔

وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۝

۱۲/ ۱۰۱

یہ یاد رہے کہ جس وقت حضرت یوسفؑ نے یہ خواب دیکھا تھا۔ اس وقت وہ نبی نہیں تھے۔ نبوت آپ کو بعد میں عطا ہوئی۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

سے یہ ہے۔ کہ تمہاری
اپنی ذات سے تمہارے
لئے جوڑے پیدا کئے تاکہ
تم اس سے تسکین حاصل
کرو۔ اور اس نے تمہارے
درمیان دوستی اور مہربانی کو
قایم کیا۔ اس میں غور و فکر
کرنے والوں کے لئے آیات
ہیں۔ اور آسمانوں اور
زمین کی پیدایش اور تمہاری
زبانوں اور رنگوں کے اختلاف
میں اہل عالم کے واسطے
آیات ہیں۔ اور رات اور
دن کے وقت تمہاری
خواب استراحت اور اس
کے فضل سے تمہاری تلاش
معاش کرنے میں بھی آیات
الٰہی ہیں۔ بے شک ان میں
سننے والوں کیواسطے آیات ہیں۔ اور یہ بھی اس کی آیات
میں سے ہے۔ کہ خوف اور رغبت یعنی بیم و رجا کی
خاطر تم کو بجلی دکھاتا ہے۔ اور بادل سے پانی برساتا
ہے۔ پھر زمین کو مری ہوئی ہونے کے بعد اس پانی
سے زندہ یعنی سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ یہ ان

وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ
اَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

۲۴

میں امن سے اپنے سر منڈاتے اور بال کترواتے بےخوف داخل ہوں گے ۔	اللّٰہُ آمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ ﴿۴﴾

۱۴

اللہ تعالیٰ کا انسان کیساتھ ہمکلام ہونے کا تیسرا طریق جیسا کہ اوپر نمبر ۲ میں مذکور ہوا۔ بذریعہ رسول ہے۔ چنانچہ اس کے لیئے اللہ تعالیٰ اپنا ایک رسول کسی انسان کی طرف جس کو وہ اس منصب کے لیئے پسند کرتا ہے بھیجتا ہے۔ اور وہ رسول اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو کچھ کہ خدا چاہتا ہے۔ اس انسان کو وحی کرتا ہے۔ اس سے منصب نبوت پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اللہ تعالیٰ ملائکہ کو اپنے امر سے روح یعنی کلام الٰہی دیکر اپنے بندوں میں سے اس شخص پر جس کو وہ چاہتا ہے۔ اتارتا ہے۔ تاکہ وہ ڈرائیں۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم خدا سے ڈرو۔	یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۳﴾

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی اسی قسم کی تھی۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے امر سے روح	کَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

اور اس طرح ہم نے یوسفؑ کو مصر کے ملک میں ٹھہرایا اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ جوانی کو پہنچا۔ تو ہم نے اسے حکم اور علم عطا کیا یعنی نبوت دی اور	وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ ۱۲-۲۱-۲۲

اسیطرح ہم نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

۳- حضرت یوسفؑ کے ہمراہی دو قیدیوں اور مصر کے بادشاہ کا خواب یعنی ایک قیدی کا خواب دیکھنا کہ وہ شراب نچوڑ رہا ہے۔ اور دوسرے کا خواب دیکھنا۔ کہ وہ سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہے۔ جس سے پرندے کھاتے ہیں۔ اور بادشاہ کا خواب کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات ہری بالیں ہیں۔ اور سات سوکھی۔ اور ان خوابوں کا حضرت یوسفؑ کی تعبیر کے مطابق درست ہونا۔ ملاحظہ ہو سورۂ یوسفؑ۔

۴- جناب محمدؐ کا خواب داخلہ مسجدالحرام کے متعلق جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے:۔

بیشک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا۔ کہ تم ضرور انشاءاللہ مسجدالحرام	لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ

عَلٰی قَلْبِکَ بِاِذْنِ اللّٰہِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ ۲

قرآن کو اللہ کے حکم سے تیرے دل پر نازل کیا۔ جو تمام پہلی کتابوں کا مصدق اور مومنوں کیواسطے بشارت ہے

قُلْ نَزَّلَہٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ ۱۶/۱۰۲

۲۔ کہدے کہ قرآن مجید کو روح القدس نے تیرے رب کیطرف سے حق کیساتھ اتارا۔ تاکہ مومن لوگ ثابت قدم ہو جاویں۔ اور یہ مسلمانوں کیواسطے بشارت ہے۔

وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ۔ ۲۶/۱۹۲-۱۹۶

۳۔ بیشک یہ قرآن مجید تمام دنیا کے پروردگار کا اتارا ہوا ہے جس کو روح الامین نے تیرے دل پر اتارا واضح عربی زبان میں تاکہ تو منذرین یعنی نبیوں میں سے ہو جاوے اور یہ تمام پہلے صحیفوں میں موجود ہے

اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَمَا ھُوَ عَلٰی

۴۔ بیشک یہ قرآن مجید (ملائکہ میں سے) بزرگ رسول کا قول ہے جو خداوند تعالیٰ کے نزدیک گرامیقدر اور ذی وقار ہے۔ اطاعت گذار اور صاحب امانت ہے۔ تمہارا دوست (محمدؐ) مجنون نہیں ہے۔

یعنی کلام الٰہی وحی کی۔ اس سے پہلے تو نہیں جانتا تھا۔ کہ کتاب یعنی کلام الٰہی اور ایمان کیا چیز ہے۔ لیکن ہم نے اسے نور بنایا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ راہنمائی کرتے ہیں۔ بیشک اے محمدؐ تو صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِنَا وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(۴۲)

۱۵

اس رسول کی جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی طرف وحی لاتا ہے۔ اور جو بموجب نمبر۱۴ کی آیت نمبر۱ کے ملائکہ سے ہوتا ہے۔ تعریف یہ ہے۔ کہ شدید القویٰ ہے۔ یعنی اس کی تمام قوتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ وہ مطاع ہے۔ یعنی جو کچھ خداوند تعالیٰ اسے وحی کرنے کے لئے عطا کرتا ہے۔ اس سے ذرا بھی انحراف نہیں کرتا۔ امین ہے۔ یعنی وحی میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی وحی کو اصلی صورت میں انسان کے دل پہ مرتسم کر دیتا ہے۔ اس فرشتہ کا نام جبرائیل امین ہے۔ اور اسے رسول کریم۔ روح الامین اور روح القدس بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

تو کہہ۔ جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہے ہو۔ بیشک اس نے اس

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ

جاتی ہے۔ قرآن مجید اسکو رسول نے سکھایا۔ جو لا انتہا قوتوں والا اور صاحب حسن و خوبی ہے۔ وہ افق اعلیٰ پر قائم تھا پھر قریب ہوا اور مایل ہوا یہاں تک کہ وہ دو کمان یعنی دو گز سے بھی نزدیک فاصلہ

وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

۵۳

پر پہنچ گیا۔ اس وقت جو اس خدا نے بندے (محمد) کو وحی کرنا تھا کر دیا۔ دل نے جو کیفیت اس پر واقع ہوئی۔ اس میں جھوٹ نہیں ملایا۔

۱۶

یہ رسول کریم یعنی جبرائیل امین جب انسان کے پاس وحی لاتا ہے۔ اس کو بھی رسول کہتے ہیں۔ کیونکہ جبرائیل جب امانت اور دیانت سے وحی الٰہی کو کسی انسان کے پاس پہنچاتا ہے اس انسان کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھی اسی ذمہ واری کے ساتھ اسے نوع انسان کے پاس پہنچا دے۔ اور اگر وہ اسے احتیاط کیساتھ بندوں تک نہ پہنچائے۔ تو یہ اس کے منصب رسالت کے منافی ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے:۔

اے رسول (محمد) جو تیرے رب کیطرف سے نازل کیا گیا ہے۔ اسے لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تو نے ایسا

يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ

واقعی اس نے اس بزرگ رسول کو روشن افق یعنی کنارہ آسمان میں دیکھا۔ اور وہ غیب یعنی کلام الہٰی کے متعلق بخل کرنیوالا نہیں ہے۔ یہ قرآن مجید شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ بلا شبہ یہ اہل عالم کیلئے نصیحت ہے۔ اس شخص کیواسطے جو سیدھی راہ کا خواہشمند ہے۔

الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ

۸۱
۱۹-۲۰

۵۔ بیشک یہ (ملائکہ میں سے) بزرگ رسول کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔ اور نہ کسی عقلمند آدمی کا قول ہے تھوڑے آدمی ہیں۔ جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ یہ تمام دنیا کے پروردگار کا اُتارا ہوا ہے *

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۶۹

۶۔ قسم ہے قرآن کی جب وہ نازل ہوا۔ تمہارا دوست (محمدؐ) بہکا نہیں۔ نہ وہ بے راہ چلا ہے۔ وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ وحی کے ذریعہ بولتا ہے۔ جو نازل کی

م وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى

والے اور برے کاموں کی
بڑی جزا سے ڈرانیوالے
نبی بھیجے اور ان کیا تحفہ

لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
۳/۲۰۹

کتاب اتاری جو حق ہے۔ تاکہ وہ نوع انسان کے
درمیان ان کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے۔

۲۔ اور ہم نے ابراہیم کو
اسحٰق اور یعقوب بخشا۔
سب کو ہم نے ہدایت دی
اور اس سے پہلے نوح
کو ہم نے ہدایت دی۔
اور اس کی اولاد سے
داؤد سلیمان۔ ایوب۔ یوسف
موسیٰ اور ہارون کو ہدایت
دی۔ اور اسی طرح ہم نیکو
کاروں کو جزا دیا کرتے
ہیں۔ اور زکریا۔ یحییٰ۔ اور
الیاس کو ہدایت دی۔ یہ
سب نیکوکار لوگ تھے۔
اور اسماعیل۔ الیسع۔ یونس
اور لوط کو ہدایت دی۔
اور ہم نے ان سب کو
سارے جہان پر فضیلت
دی۔ اور ان کے باپ

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ
وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا
وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ
قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ
دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ
وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ
وَمُوسٰى وَهَارُونَ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى
وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ
الصّٰلِحِينَ وَإِسْمٰعِيلَ
وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَ
لُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا
عَلَى الْعٰلَمِينَ وَمِنْ
آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
وَإِخْوَانِهِمْ وَ
اجْتَبَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ذٰلِكَ هُدَى

نہ کیا۔ تو تو نے اپنے رسالت کے منصب کو پورا نہیں کیا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائیگا۔ بیشک اللہ کافرونکو ہدایت نہیں کرتا

یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ۔ ۵

۲۔ اور رسول کا منصب صرف پہنچا دینا ہے۔

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۹۹

وحی کا یہ طریقہ یعنی جبرائیل امین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کسی انسان کے ساتھ ہمکلام ہونا صرف رسولوں اور نبیوں کے ساتھ خاص ہے۔ یہ وحی کتاب کی شکل میں محفوظ ہوتی ہے۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان کو اس کی فطرت سے آگاہ کرکے خدائے واحد کی طرف بلایا جائے۔ اور اس کے ذریعہ سے نوع انسان کے اختلافی امور کا تصفیہ کیا جائے۔ اور امر بالمعروف کی اچھی جزا اور نہی عن المنکر کے برے انجام سے آگاہ کیا جائے۔ رسول کو نبی اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ نبی نبا سے مشتق ہے۔ جس کے معنی خبر و آگاہی کے ہیں۔ اسی طرح نبوت کے ساتھ کتاب کا ہونا لازمی ہے۔ کوئی نبی کتاب کے بغیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

۱۔ تمام نوع انسان بحیثیت مجموعی ایک امت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اچھے کاموں کی اچھی جزا کی خوشخبری دینے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

ہیں۔ مگر اصطلاحاً ان میں فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ رسول کا لفظ عام ہے۔ نبی کا لفظ خاص ہے۔ رسول کے لفظ کا اطلاق ہر ایک پیغام رساں پر ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ پیغام وحی ہو یا کچھ اور۔ مگر نبی کا لفظ اس شخص کیلئے خاص ہے۔ جس کے پاس جبرائیلِ امین خداوند تعالیٰ کی وحی کتاب کی شکل میں لائے۔ چنانچہ قرآنمجید میں بادشاہ مصر کے ایلچی کو جو بادشاہ کا پیغام حضرت یوسفؑ کے پاس لیکر گیا تھا۔ رسول کے لفظ سے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

مصر کے بادشاہ نے کہا۔ اس کو یعنی یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ پھر جب بادشاہ کا رسول یعنی ایلچی یوسفؑ کے	وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْئَلْهُ ۔

پاس آیا۔ تو اسنے کہا۔ کہ اپنے آقا کے پاس لوٹ جا۔ اور اس سے پوچھ۔

مگر نبی کا لفظ کسی دوسرے انسان کیلئے استعمال نہیں ہوا۔ اسی طرح جبرائیلِ امین کو بھی رسول کہا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ملائکہ میں سے ہے۔ رسول ملائکہ اور نوعِ انسان دونو میں سے ہو سکتے ہیں۔ مگر نبی صرف نوع انسان کے طبقۂ رجال سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے

۱۔ اللہ نوعِ انسان میں سے اور ملائکہ میں سے رسول انتخاب کر لیتا ہے۔ بیشک وہ سمیع	اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ

دادوں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے بھی بعض کو ہدایت دی۔ ان سب نبیوں کو ہمنے برگزیدہ کیا۔ اور ہمنے ان کو صراطِ مستقیم کیطرف راہ نمائی کی۔ یہ نبوت اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے۔ اگر وہ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہوجاتے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے کتاب حکم اور نبوت دی

اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ ۝

۶ / ۸۸-۸۹

۲۔ اور ہم نے قرآن مجید کو حق کیساتھ نازل کیا۔ اور وہ حق کیساتھ نازل ہوا۔ اور ہم نے تجھے بشیر اور نذیر بناکر بھیجا۔ اور ہم نے قرآن کو سورتوں اور آیتوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ تو نوع انسان پر الگ الگ پڑھ سکے۔ اور ہم نے اسے باترتیب نازل کیا۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۔ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا

۱۷ / ۱۰۵-۱۰۶

۱۸

نبی اور رسول کے الفاظ مترادف یعنی ہم معنی سمجھے جاتے

تاکہ وہ ان لوگوں پر جن کے درمیان وہ رہتا ہے۔ خداوند تعالیٰ کے احکام کا اظہار کر سکے

اور ہم نے ہر ایک رسول کو اس کی قوم کی زبان میں وحی کی۔ تاکہ وہ ان پر اسے بیان کرے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ۔ ۱۴/۴

۲۰

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں اس لیئے نازل فرمایا کہ مکہ اور اس کے اردگرد کو کلام الٰہی کی تعلیم دیجائے جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے:-

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف قرآن مجید کو عربی زبان میں وحی کیا۔ تاکہ تو اُمّ القریٰ یعنی مکہ اور جو کچھ اس کے اردگرد ہے اسے ڈرائے۔ یعنی اہل مکہ اور اس کے اردگرد کے لوگوں کو۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۴۲/۵

ام القریٰ کو خداوند تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کی بعثت کے واسطے بوجہ اس کے مرکز عالم ہونے کے پسند فرمایا۔ کیونکہ یہ موقعہ تمام براعظموں کے وسط میں ہے۔ اور تمام عالم کو اس کا ماحول قرار دیا۔

۲۱

عرب میں قرآن مجید کے نزول کا مقصد اُمیین کی تعلیم بھی تھا۔ جو کلام الٰہی سے قطعاً ناواقف تھے۔ اور فخر و مباہات کا شکار ہو کر ہدایت سے دُور ہو چکے تھے۔ اور

اور بصیر ہے۔

۱۴ اور ہم نے تجھ سے پہلے صرف نوع انسان کی جنس ذکور کو وحی دیکر بھیجا۔ تم اہل کتاب سے پوچھ لو۔ اگر تم کو علم نہیں۔

۲۲/۴
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
۷/۴۵

قرآن مجید میں رسولاً نبیاً کہنے سے یہی خصوصیت مطلوب ہے یعنی رسول جو نبی یعنی صاحب کتاب ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

کلام الہٰی میں سے اسمٰعیل کا بیان کردہ وعدے کا سچا اور ایک رسول تھا۔ جو نبی تھا۔

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ۱۹/۵۵

پس رسول اور نبی میں فرق یہ ہے کہ ا۔

۱۔ ہر نبی ضرور رسول ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر رسول نبی ہو۔

۲۔ نبی ضروری ہے۔ کہ نوع انسان کے طبقہ رجال میں سے ہو۔ مگر رسول کے لئے یہ شرط نہیں۔ رسول ملائکہ میں سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں جہاں کہیں لفظ رسول کا ایسے شخص کے متعلق استعمال ہوا ہے۔ جو صاحب کتاب ہے۔ وہاں رسول بمعنی نبی ہے۔ رسالت اور نبوت میں وہی فرق ہے۔ جو رسول اور نبی میں ہے۔

۱۹

ہر ایک رسول کو اس کی قومی زبان میں وحی ہوئی ہے۔

کیطرف ہے۔ تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے۔ جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا۔ تاکہ وہ ہدایت پاویں۔

مِنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ٥
۳۲/۲

جیسا کہ آیت نمبر۲ سے ظاہر ہے۔ امی اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو الکتب یعنی کلام الٰہی سے ناواقف ہو۔ قرآنمجید میں غافل اور ضال انہی معنوں میں آیا ہے۔ امی کے لفظ میں اس بات کی بحث نہیں۔ کہ وہ فنون نوشت وخواند سے واقفیت رکھتا ہے۔ یا نہیں۔ عرب میں اہل کتاب کے سوا ایک جماعت ایسی تھی۔ اور آنحضرت صلعم بھی اسی جماعت میں سے تھے۔ آیت مفصلہ ذیل آنحضرت ص کی کتاب (الہامی کتاب) کی نوشت و خواند کی نفی کی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو آیت ذیل :-

اور تو اس سے پہلے نہ تو کتاب سے تلاوت کرتا تھا۔ نہ اپنے دائیں ہاتھ سے کتاب کو لکھتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو البتہ جھٹلانیوالے لوگ شبہ کرتے۔ بلکہ وہ تو روشن آیات ان لوگوں کے سینوں میں ہیں۔ جن کو علم یعنی کلام الٰہی دیا گیا ہے۔ اور ہماری آیات سے صرف ظالم لوگ ہی انکار کیا کرتے ہیں

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ٥
۲۹/۴۸

چونکہ وہ بڑے اُجڈ اور اکھڑ تھے۔ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا۔ کہ انہی کی زبان اور انہی میں سے ایک شخص کو جو انہی کی طرح ہدایت اور کتاب سے ناواقف ہو نبی بنا کر ان کی تعلیم اور تزکیہ کے کام کو تکمیل تک پہنچا دے جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۶۲ / ۲

۱۔ اور وہی ہے۔ جس نے کہ امیوں میں ایک رسول بھیجا۔ جو انہی میں سے ہے۔ ان پر آیاتِ الٰہی کو تلاوت کرتا ہے۔ اور انکو عیوب سے پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت یعنی کلام الٰہی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے کلام الٰہی سے بالکل ناواقف تھے۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّا اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۔ ۲ / ۷۸

۲۔ اور بعض ان میں سے یعنی مکہ اور اس کے ارد گرد کے لوگوں سے امی ہیں۔ جو کتاب الٰہی سے بالکل ناواقف ہیں انہوں نے صرف جھوٹے خیال باندھے ہوئے اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰىهُمْ

۳۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن کو اس نے خود بنا لیا ہے۔ نہیں وہ واقعی تیرے رب

۴۔ یہ غیب یعنی علم الٰہی کی باتیں ہیں۔ جن کو ہم بذریعہ وحی تیرے پاس پہنچاتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو تو اور نہ تیری قوم ان سے واقف تھی۔ صبر کر بیشک اچھا انجام صاحب تقویٰ لوگوں کے واسطے ہے۔

تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ

الآیہ

۲۲

آنحضرت صلعم کی بعثت عرب سے ایسی میں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی اس دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھے۔ جو انہوں نے تعمیر مسجد الحرام کے وقت خداوند تعالیٰ سے مانگی تھی۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے۔ تو انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے رب ہماری طرف سے تعمیر کعبہ کی خدمت کو قبول کر لے ہمارے رب ہمکو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے اپنی ایک فرماں بردار جماعت

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

نوشت و خواند سیکھ لینا چند دن کا کام ہے۔ یہ کوئی عاجز کر دینے والی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ جس شخص نے کبھی توریت اور انجیل کو پڑھا۔ بلکہ چھوا تک نہیں۔ وہ وحی کے ذریعہ ان سے پورا واقف ہو گیا ہے۔ اور اہل کتاب کے اختلافی مسایل کا تصفیہ کرتا ہے۔ آیات ذیل سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔

۱۔ اس قرآنمجید میں جو ہمنے تجھ پر وحی کیا۔ ہم تجھپر ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں۔ بلا شبہ اس سے پہلے تو ناواقف تھا +

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۝ ۱۲/۳

مطلب یہ کہ آنحضرت علیہ السلام قرآنمجید کے نزول سے قبل حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ سے بالکل ناواقف تھے۔ اسی طرح ارشاد ہے:۔

۲۔ یہ غیب یعنی علم الٰہی کی خبروں سے ہے۔ جسے ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔ اور تو ان کے پاس نہ تھا۔ جب وہ آپس میں پچھے باہم مشورہ کے لئے اور وہ منصوبے سوچ رہے تھے +

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ ۱۲/۱۲

اے محمد ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے۔ بعض کا ذکر ہم نے تیرے پاس کیا۔ اور بعض کا نہیں کیا۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ط

یہ سب نبی اپنی اپنی قوم کی ہدایت کے لئے آئے گو ان کی ہدایت کامل تھی۔ مگر وسائل اشاعت و تبلیغ مہیا نہ تھے۔ اس لئے ہر ایک نبی کا حلقۂ اشاعت بہت محدود تھا۔ خداوند تعالیٰ نے ان سب کو صرف اپنی اپنی قوم کے لئے اپنی قوم کی طرف بھیجا۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

۱۔ ہم نے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ اور اس نے قوم کو کہا۔ کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تمہاری نسبت یوم عظیم یعنی روزِ قیامت کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

۲۔ اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔ اس نے اسے کہا۔ اے قوم۔ اللہ کی عبادت کرو

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

٢ / ١٢١-١٢٣

پیدا کر۔ اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا۔ اور ہماری توبہ قبول کر۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج۔ جو ان پر تیری آیات کو تلاوت کرے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت یعنی کلام الہی کی تعلیم دے اور ان کو عیوب سے پاک کرے کیونکہ تو غالب صاحب حکمت ہے۔

اس دعا کی اس لئے ضرورت تھی۔ کہ نبوت حضرت ابراہیمؑ کے بعد حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ اور ان کے بعد حضرت اسحٰقؑ کی اولاد میں جانے والی تھی۔ اور حضرت اسحٰقؑ کے بعد حضرت یعقوبؑ اور ان کے بعد حضرت یوسفؑ نبی ہوئے۔ یہ دعا دراصل حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے ایک نبی پیدا کئے جانے کے متعلق تھی۔ جس کا ظہور آنحضرت علیہ السلام کے وجود باجود سے معرض شہود میں آیا۔

٢٣

آنحضرت صلعم سے پہلے بہت سے نبی دنیا میں آئے بعض کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور بعض کا نہیں ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

کا کیا انجام ہوا۔

۸- اور ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے۔ اور وہ ان کے پاس کلام الہٰی لیکر آئے

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلاً اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

۲۴

باوجودیکہ قرآنمجید عربی زبان میں نازل ہوا۔ اور آنحضرت صلعم کی بابت ارشاد ہے۔ کہ وہ عرب کے امیین کے تزکیہ اور تعلیم کے لیئے مبعوث ہوئے۔ مگر قرآنمجید کی تعلیم کسی خاص وقت یا مقام کیساتھ مخصوص نہیں۔ اور آنحضرت صلعم ام القریٰ یعنے مکہ کے لیئے ہی نہیں۔ بلکہ تمام روئے زمین کے لیئے۔ اور عرب کے امیین کے لیئے ہی نہیں۔ بلکہ اپنے وقت اور بعد کے تمام جن و انس کی ہدایت کے لیئے مبعوث ہوئے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔

۱- اے محمدؐ کہدے کہ اے نوع انسان میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ وہی صرف ایک معبود ہے۔ زندہ کرنا اور مارنا اسی کے اختیار میں ہے۔ پس اللہ اور اس کے رسول نبی

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝

ع ۶۴

۳۔ اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے انسے کہا۔ اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۔ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۝

ع ۶۵

۴۔ اور ہم نے لوط کو بھیجا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ تم ایسی بے حیائی کرتے ہو۔ کہ تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہیں کی۔

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝

ع

۵۔ اور اہل مدین کیطرف ہمنے انکے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے انہیں کہا۔ کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۔

ع ۸۴

۶۔ پھر ہم نے ان کے بعد موسٰی کو اپنی نشانات کیساتھ فرعون اور اسکی قوم کیطرف بھیجا۔ سو انہوں نے ان نشانات کے متعلق بے انصافی کی۔ پھر دیکھ۔ فساد کرنیوالے لوگوں

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

ع ۱۰۱

۶۔ اے محمد کہدے کہ شہادت کے لحاظ سے کونسی چیز سب سے اہم ہے۔ کہدے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ میں تم کو اور جس کو بھی یہ پہنچے۔ اس کے ذریعے ڈراؤں۔

قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۝ ۶/۱۹

۷۔ مبارک ہے۔ وہ ذات پاک جس نے اپنے بندے محمد پر فرقان نازل کیا۔ تاکہ وہ دنیا کے لیے نذیر ہو۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا ۝

۲۵

۸۔ اللہ وہ ہے۔ جس نے اپنا رسول محمد ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ ہر دین پر اسے غلبہ دے۔ اور اس بات کیلئے اللہ کافی گواہ ہے

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا

۴۸/۲۹

۹۔ اے نوع انسان تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے حق کیساتھ رسول آیا۔ پس تم مومن بن جاؤ۔ یہی تمہارے واسطے اچھا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۝

۴/۲۲

۲۵

قرآن مجید یعنے کتاب جو آنحضرت علیہ السلام پر نازل ہوئی

اسی پر یقین کرو۔ جو خود اللہ اور
اس کے کلام پر یقین رکھتا
ہے۔ اور اسی کی پیروی کرو۔

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

۷/۱۵۷ آیت ۱۵۸

تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

۲۔ اور ہم نے تجھے تمام نوع
انسان کی طرف بشیر اور نذیر
کی حیثیت سے بھیجا۔ لیکن
اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُونَ ۔ ۳۴/۲۷

۳۔ اور ہم نے تجھے اے محمد
تمام دنیا کیواسطے رحمت بنا
کر بھیجا۔ کہدے کہ میری طرف
وحی کیجاتی ہے۔ کہ تمہارا صرف
ایکہی معبود ہے۔ پس کیا تم
اس کے فرمانبردار ہو؟

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ قُلْ إِنَّمَا
يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ ۝

۲۱/۱۰۷

۴۔ اور ہم نے اے محمد تجھے
نوع انسان کیطرف رسول
بنا کر بھیجا۔ اور اسبات کیلئے اللہ کی
شہادت کافی ہے۔

وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

۴/۸۱

۵۔ اور ہم نے تیری طرف ذکر
یعنی قرآن مجید اتارا۔ تاکہ تو
نوع انسان کو جو کچھ ان
کی طرف اتارا گیا ہے۔ اچھی
طرح بیان کردے۔ اور وہ
غور و فکر کریں۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا
نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۔

۱۶/۴۵

ہیں۔ پھر بھی اکثر لوگوں نے ناشکری سے انکار کیا ہے۔	فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا ۝ ۹۱
۵۔ اور جو مثال وہ تیرے پاس لاتے ہیں۔ ہم اس کا درست جواب اور اعلیٰ درجے کی تفسیر تیرے پاس لاتے ہیں۔	وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ۳۵

۲۔ یہ کتاب ایک قول فیصل ہے۔ اور اس میں شک وشبہ کی گنجایش نہیں۔ بلکہ اس کی ہر ایک بات حق الیقین کا درجہ رکھتی ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے:۔

۱۔ یہ قرآن فیصل ہے۔ اس میں کوئی بیہودگی نہیں ہے۔	وَاِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ ۝
۲۔ اس کتاب میں شک کو راہ نہیں۔	ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۝ ۲
۳۔ اور ہم نے قرآن مجید کو حق کیساتھ اتارا۔ اور وہ حق کیساتھ اترا۔	وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۝ ۱۰۶
۴۔ بیشک یہ قرآن مجید حق الیقین کا درجہ رکھتا ہے۔	اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ۝ ۹۵

۳۔ کیا بلحاظ فصاحت بلاغت وکیا بلحاظ معانی و مضامین یہ کتاب دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی۔ انسان کے لئے باوجود کمال علم و فضل اس جیسی بنانا محال ہے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے:۔

۱۔ اگر تم اس میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر اتارا۔	اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا

اس کی چند خصوصیات بہ طرح قابل لحاظ ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے بعد کسی زمانے میں بھی خواہ انسان کتنی ترقی کرے۔ کسی جدید کتاب یا ہدایت نامہ کی انسانی ہدایت کے واسطے ضرورت نہیں۔

وہ خصوصیات یہ ہیں :-

۱- یہ کتاب مکمل ہے۔ مفصل ہے۔ اپنی تفسیر آپ کرتی ہے۔ اور صراط مستقیم کے لئے تمام امور کا بیان اس میں درج ہے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔

۱- کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور حکم تلاش کروں۔ اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک مفصل کتاب نازل کی۔	أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا
۲- اور ہم ان کے پاس کتاب لائے۔ جس کو ہم نے اپنے علم کے مطابق مفصل کر دیا اور وہ مومنوں کے واسطے ہدایت اور رحمت ہے۔	وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
۳- اور ہم نے اے محمد تجھ پر کتاب اتاری۔ جس میں ہر ایک چیز کا مفصل بیان ہے۔ اور جو مسلموں کیواسطے ہدایت رحمت اور بشارت ہے	وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ٥
۴- ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی تمثیلات بیان کر دی	وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ ۴ ع

کیا وہ قرآن مجید پر غور نہیں کرتے اگر وہ غیر اللہ کیطرف سے ہوتا۔ تو اسمیں اختلافِ کثیر پاتے۔

۷۔ یہ ایسی کامل کتاب ہے۔ کہ اس میں تغیر و تبدل کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ ۱۸ ع ۲۷

اور کتاب سے جو تجھ پر وحی کی گئی ہے۔ تلاوت کر اسکی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تو اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہ پائیگا۔

۸۔ قرآن مجید ہر عیب سے پاک ہے۔ اور اس عیب سے بھی پاک ہے۔ کہ وہ ایک وقت تو نوع انسان کے واسطے ہدایت ہو۔ اور دوسرے وقت ہدایت نہ رہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا قَيِّمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ

ہر قسم کی تعریف اللہ کے واسطے ہے۔ جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی۔ اور اس میں کوئی عیب اور نقص نہ رکھا۔ ہمیشہ رہنے والی کتاب ہے۔ تاکہ وہ اللہ کیطرف

شک میں ہو۔ تو ایسی ایک سورہ لے آؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ تو اللہ کے سوا اپنے تمام معاون و مددگار بلالو۔

فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ ۲/۲۱

۲۔ کہدے اگر تمام جن و انس جمع ہو جاویں۔ اس بات کیلئے کہ وہ اس جیسا قرآن مجید مہیا کریں۔ تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ اگرچہ بعض کے بعض مددگار بھی ہوں۔

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝ ۱۷/۹

۴۔ قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ زمانہ کی دست برد سے محفوظ ہے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے:۔

۱۔ ہم نے قرآن مجید اتارا۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ ۱۵/۹

۲۔ یہ قرآن مجید محفوظ لوح میں ہے۔

هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ۔ ۸۵/۲۱

۵۔ وہ انسان کی قلبی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ اور رحمت۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے:۔

اور قرآن سے ہم وہ نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ ۱۷/۸۲

۶۔ قرآن مجید اختلافات سے قطعاً پاک ہے۔ جیسا کہ

۳۔ اور سیدھی راہ خدا کی طرف جاتی ہے۔ اس کے سوا باقی سب ٹیڑھی ہیں ؛

وَ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ۔

۱۱۔ اس کتاب کی یہ بھی خصوصیت ہے۔ کہ یہ سب کی سب پہلے نبیوں کی کتابوں میں موجود ہے۔ اور نیز ان پر مہیمن ہے۔ یعنی وہ سب کی سب اس میں شامل ہیں۔ اور ان کی تصدیق کرتی ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے :-

اور ہم نے تیری طرف لے محمدؐ سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ جو ان سب کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آ چکی ہیں۔ اور وہ ان پر محافظ ہے۔ یعنی وہ سب اس میں شامل ہیں۔ پس تو ان کے درمیان اس کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اتارا یعنی بموجب قرآن حکم کر۔ اور حق آ جانے کے بعد ان کی خواہشوں کا پیرو نہ ہو ؛

وَ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۔

۱۲۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نور ہے۔ اور اس سے زمین و آسمان روشن ہیں۔ اسی طرح یہ کتاب بھی نور ہے۔ جو تاریکی سے روشنی کیطرف راہنمائی کرتی ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے :-

سے ایک سخت عذاب سے ڈرائے۔ اور مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں۔ بشارت دے۔ کہ ان کے لئے اچھا اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ٭

أَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ۝ ۱۵ / ۲

۹۔ قرآن مجید میں اِدھر اُدھر کی دوسری باتیں ملا لینے کی آنحضرت کو بھی اجازت نہیں۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور اگر یہ محمدؐ ہم پر بعض باتیں از خود بنا لاتا۔ تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر اس کی گردن کاٹ ڈالتے۔ تم میں سے کوئی بھی اس سے اس عذاب کو نہ روک سکتا۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ ۲۹ / ۷

۱۰۔ یہ کتاب ایسی راہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جو بالکل سیدھی ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

۱۔ بیشک یہ قرآن اس راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ جو بالکل سیدھی ہے ۱۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ۔

۲۔ اور میری سیدھی راہ یہ ہے۔ اس کا اتباع کرو۔ اور اور راستوں پر نہ چلو وہ تمہیں خدا کی راہ سے دُور لیجائینگے۔

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۱۵۲ / ۶

(۲۶)

نبی چونکہ انسان ہوتا ہے۔ اس لئے [illegible] کی موت یقینی ہے۔ خداوند تعالے نے اپنے کلام کی [illegible] تبلیغ کو کسی ایک انسان پر منحصر نہیں [illegible] آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

محمد صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے کئی رسول ہو چکے ہیں۔ تو کیا اگر وہ مر جائے یا قتل کیا جائے۔ تو تم اپنے الٹے پاؤں بے دینی کیطرف لوٹ جاؤ گے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۳ ۱۴۴

خداوند تعالے نے قرآن مجید کی [illegible] ایسی کتاب کا وارث اپنے خاص بندوں کو [illegible] جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور کتاب جو تیری طرف ہم نے وحی کی ہے۔ وہ حق ہے۔ اور اپنے سے پہلے سب کتابوں کی تصدیق کرتی ہے بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر ہے۔ اور ان کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر ہم نے اس کتاب کا اپنے بندوں میں سے ان کو وارث

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ

۱۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

۲۔ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے اس شخص کو جو اس کی مرضی کا تابع ہو جائے۔ سلامتی کی راہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو تاریکی سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ اور صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

۳۔ کذب و بطلان کو اس میں کچھ دخل نہیں جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

بیشک یہ قرآن مجید ایک بزرگ کتاب ہے۔ جھوٹ کو اس کے آگے پیچھے کہیں بھی دخل نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی ہے۔ جو صاحب حکمت اور سزاوار حمد ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ

ع ۴۲

ہیں۔ پھر اس میں کسی قسم کا شک نہیں کرتے۔ اور اپنے مالوں اور جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

۴۹
۱۵

مومنوں کا کام اور منصب وہی ہے۔ جو رسول کا ہوتا ہے۔ وہ نوع انسان کو ایک خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ ان کو قرآن مجید میں خیرُ اُمّتہ۔ وَسط اُمّتہ۔ صدّیق اور شہید کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آیاتِ ذیل سے ظاہر ہے:۔

۱۔ تم خیر امت یعنی بہترین جماعت ہو۔ جو نوع انسان کے واسطے پیدا کی گئی ہے تاکہ تم پسندیدہ امور کیلئے حکم دو۔ اور ناپسندیدہ امور سے منع کرو۔ اور تم مومن ہو۔ یعنے اللہ پر یقین رکھتے ہو۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔

۳
۱۱۰

۲۔ اور اس طرح ہم نے تمکو امت وسط بنایا ہے۔ تاکہ تم نوع انسان پر گواہ رہو۔ اور رسول تم پر گواہ

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

جن کو ہم نے چن لیا ہے۔ پھر کوئی تو ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنیوالا ہے۔ اور کوئی میانہ رو ہے۔ اور بعض اللہ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہی بڑی بزرگی ہے۔

مِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ؕ

۲۲ پ ۱۵ ع

یہ کتاب کے وارث مومن لوگ ہیں۔ جن کی تعریف یہ ہے۔ کہ وہ اللہ اور رسول پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنے مالوں اور جانوں کو خدا کی راہ میں دینے میں دریغ نہیں کرتے۔ جیسا کہ آیاتِ ذیل سے ظاہر ہے:۔

اعراب نے کہا۔ کہ ہم مومن ہیں۔ تو کہدے کہ تم مومن نہیں ہو۔ ہاں کہو۔ کہ ہم مسلم ہیں۔ ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمہارے اعمال کا بدلہ کچھ کم نہ دیگا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھتے

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰـكِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا يَدۡخُلِ الۡاِيۡمَانُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ ؕ وَاِنۡ تُطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَا يَلِتۡكُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِكُمۡ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ‏ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ لَمۡ يَرۡتَابُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ

پہنچا دی ہے۔ مومنوں کو امت وسطہ کہنے کی یہی وجہ ہے۔ کہ یہ رسول اور نوع انسان کے درمیان ہمیشہ کے لئے ایک واسطہ ہے۔ اور رسول اور نوع انسان کے درمیان کی کڑی ہے۔ اس کے بعد جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ وہ نبیوں اور مومنوں کا ساتھی ہو جائے گا۔ جو بہترین رفیق ہیں۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی اپنا کلام اور اسلام دیا۔ اور جو نبی اور مومن یعنی صدیق شہید اور صالح لوگ ہیں۔ اور یہ بہتر رفیق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اللہ علیم کافی ہے۔

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝

سورہ فاتحہ میں نبیوں اور مومنوں کو ہی منعم علیہ کہا گیا ہے۔ جس راستے پر وہ گامزن ہیں۔ اسی کا نام صراط مستقیم ہے۔ اور اسی پر چلنے کے لئے دعا مانگی جاتی ہے۔

قرآن مجید میں مومنوں کی بڑی عزت ہے۔ اس لحاظ سے کہ ان کا کام تبلیغ اور اشاعت دین ہے۔ ان کا منصب وہی ہے۔ جو رسول کا منصب ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے عزت و نصرت ہے۔ ان کو قرآن مجید

ہو۔۔۔ جیسا کہ ہم نے تم میں
رسول بھیجا۔ تمہیں سے۔ جو
تم پر ہماری آیات تلاوت
کرتا ہے۔ اور تم کو عیوب
سے پاک کرتا ہے۔ اور
کتاب اور حکمت کی تعلیم
دیتا ہے۔ اور تم کو وہ
سکھاتا ہے۔ جو تم نہیں جانتے۔
جو لوگ اللہ اور اس کے رسول
پر ایمان لائے۔ یہی لوگ
اپنے رب کے نزدیک صدیق
اور شہید ہیں۔ ان کی بڑی
عزت ہے۔ اور ان کے
واسطے بڑا اجر ہے۔

عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ..
كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ
رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۔

۲/۱۴۶

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ
عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ

۵۷/۱۸

اوپر کی آیت نمبر ۲ میں کذالک جعلنٰکم اور کما ارسلنا فیکم میں ربط ہے۔ گو ان کے درمیان بہت سی آیات ہیں۔ غور سے معلوم ہو جائیگا۔ اس سے مومنوں اور رسول کے یکساں منصب کی توضیح ہوتی ہے۔

جس طرح رسول شہید یعنی گواہ ہے۔ مومنوں پر کہ اس نے خدا کا پاک کلام ان تک پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح مومن لوگ گواہ ہیں۔ تمام نوع انسان پر کہ انہوں نے رسول کی قائمقامی کی حیثیت سے اس تک خدا کی کتاب

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔

۵۔ اور کہدے۔ کہ عمل کرو۔ پس اللہ اور اس کا رسول اور مومن لوگ تمہارا عمل دیکھینگے

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۶۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو بچا لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم پر لازم ہے۔ کہ ہم مومنوں کو بچائیں۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔

۷۔ اور جو کوئی بعد اس کے کہ اس پر ہدایت ظاہر ہو گئی۔ رسول (محمدؐ) کی مخالفت کریگا۔ اور مومنوں کی راہ کے سوا کسی اور طریق کی پیروی کریگا۔ تو ہم اسے جس راہ پر کہ وہ چلا ہے۔ اس راہ کے حوالے کر دینگے۔ اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ

۸۔ اے مومنوں۔ رکوع کرو۔ اور سجدہ کرو۔ اور اپنے رب کی عبادت کرو۔ اور نیک عمل کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہد کرو۔ جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ یہ دین تمہارے

میں حزب اللہ کہا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد کیساتھ قیامت تک ان ہی کا غلبہ ہے۔ جیسا کہ آیاتِ ذیل سے ظاہر ہے۔

تمہارے دوست اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن لوگ ہیں۔ جو صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے۔ اور اطاعتِ الٰہی کرتے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔ تو ایسے ہی لوگ حزب اللہ کہلاتے ہیں اور وہی غالب رہیں گے۔

۲۔ ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو حیات دیتا ہیں اور قیامت میں مدد دیتے ہیں۔

۳۔ اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم و واجب ہے۔

۴۔ اور ہر قسم کی عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے واسطے ہے۔ لیکن منافق لوگوں کو اس کا علم نہیں۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ۝

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

۶۳/۸

اللہ کے رسول اور نبیوں کی آخر و انتہا ہیں۔	رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ ۳۳

آیت میں الفاظ۔ ابا احد۔ رجال۔ اور خاتم النبین غور کے قابل ہیں۔

ابا احد کہنے کی اس لیئے ضرورت تھی۔ کہ نبوت کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں عہد تھا۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دیا۔ اور ہم نے نبوت اس کی اولاد میں رکھی اور ہم نے اسے اس کا اجر دنیا میں دیا۔ اور وہ بلاشبہ آخرت میں بھی نیکوکاروں میں سے ہے۔	وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۲۹ / ۲۶

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا ہوتا۔ تو اس وعدہ کے مطابق نبوت کی امید رہتی۔ لیکن آنحضرتؐ پر چونکہ آئندہ نبیوں کا سلسلہ بند کرنا مقصود تھا۔ اس آیت کے ذریعہ جتلا دیا۔ کہ محمد تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ تاکہ لے پالک یا متبنیٰ کی حیثیت سے بھی کسی ادعائی بیٹے کا تصور باقی نہ رہے۔

رجال کی قید لگانے سے یہ مقصود تھا۔ کہ نبوت صرف مردوں تک محدود ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ آیت ذیل:-

اور ہم نے تجھ سے پہلے صرف	وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام پہلے بھی اور قرآن مجید میں بھی مسلم رکھا ہے۔ تاکہ رسول (محمدؐ) تم پر گواہ ہو۔ اور تم تمام نوع انسان پر گواہ ہو۔

الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ۔

۲۲
۲۸-۲۷

۲۷

قرآن مجید اور مومنین کی اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی جماعت کی موجودگی میں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اب آئندہ قیامت تک کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو تمام نوع انسان کے لئے بھیجا۔ تو ایسے وسائل بہم پہنچا دیئے ہیں جن سے ہر ایک ملک میں۔ ہر ایک قوم میں۔ ہر ایک زبان میں ہر ایک انسان پر قرآن مجید اور رسالت کا پہنچانا آسان ہو گیا۔ اخباروں رسالوں۔ کتابوں۔ وعظوں۔ تقریروں اور لیکچروں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہر جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ اب کسی کنبے اور قوم قوم میں نبی پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام کے بعد جبرائیل اور ملائکہ کے ذریعہ وحی بھیجنا بند کر دیا ہے۔ اب خدا کی وحی مومنوں کے ذریعہ اور امت مسلمہ کے ذریعہ ہر گھر میں پہنچائی جا سکتی ہے۔ نبیوں کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے۔

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ

اَخَذَ اللّٰہُ سَمْعَکُمْ وَاَبْصَارَکُمْ وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ مَّنْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ

تمہاری سماعت اور بصارت کو لے جائے۔ یعنی سماعت اور بصارت کو بند کر دے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے۔ تو اللہ کے سوا وہ کون (۱) معبود ہے جو تمہیں یہ چیزیں لا دے۔

۶
۴۶

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ؕ فَمَنْ یَّہْدِیْہِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ۔

۲۔ بھلا دیکھو۔ تو جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا اور باوجود علم ہونے کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا۔ اور اس کی سماعت پر اور اس کے دل پر مہر لگا دی۔ اور اس کی بصارت پر پردہ ڈال دیا۔ تو اب اللہ کے سوا کون شخص اسے راہنمائی کر سکتا ہے کیا تم سوچتے نہیں۔

۴۵
۲۳

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

۳۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے۔ سو اگر اللہ چاہے۔ تو تیرے دل پر مہر لگا دے۔ (یعنی وحی کو بند کر دے) اور اللہ اپنے کلام سے باطل

مردوں کی طرف وحی بھیجی۔	اِلَّا رِجَالًا نُوحِیْ اِلَیْهِمْ

خاتم النبین کے لفظ زیادہ غور کے قابل ہیں۔ لسان العرب تاج العروس۔ وغیرہ لغت کی کتابوں میں خاتَم بفتح تا کے کئی معنے لکھے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:-

۱۔ نگینہ جس پر نام کندہ کیا جاتا ہے۔
۲۔ انگوٹھی۔
۳۔ مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے۔
۴۔ ہر چیز کا آخر و انتہا۔
۵۔ آخر قوم

مذکورہ بالا معنوں میں سے جو معنی قرآن مجید کے سیاق وسباق کے ساتھ مطابقت کھائیں۔ یہاں وہی مطلوب ہو سکتے ہیں۔

خاتَم۔ بفتح تا ختم سے مشتق ہے۔ اور ختم کے مادہ سے مشتق خاتم کے سوا جو اس آیت میں مذکور ہے۔ سات اور الفاظ قرآن مجید میں مستعمل ہوئے ہیں۔ چنانچہ جن آیات میں وہ استعمال ہوئے ہیں۔ درج ذیل ہیں:-

۱۔ اللہ نے کافروں کے دلوں اور سماعت پر مہر لگا دی۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔	خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
۲۔ تو کہہ دیکھو تو اگر اللہ	قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

کی قوتوں کو معطل اور بند کر دیتا ہے۔ جس طرح کہ آنکھ کے پر کے پردہ سے مراد بصارت کو بند کرتا ہے تاکہ کچھ سوجھ نہ پڑے۔ اسی طرح آیت نمبر ۵ میں موہنوں پر مہر کرنے سے مراد موہنوں کو بند کرنا ہے۔ تاکہ وہ کوئی لفظ منہ سے نہ نکال سکیں۔ جیسے جیسے ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں۔ میرے منہ پر مہر لگی ہوئی تو نہیں ہے۔ جو چپ رہوں۔ مطلب یہ کہ قوت گویائی باطل یا مسدود نہیں ہوئی آیت نمبر ۶ میں بھی ختم کا مفہوم مہر کا ہے۔ جس کا مطلب بند کرنا ہے۔

پس قرآن مجید میں ختم کے مفہوم میں صرف ایک ہی تصور ہے۔ یعنے جس شئے کے لئے ختم کے مادہ کا کوئی لفظ استعمال ہو۔ مقصود اس سے اس چیز کا بند کر دینا ہے۔ خاتم النبیین کا لفظ جناب محمد صلعم کی صفت میں واقع ہوا ہے۔ اس لئے جناب نبیوں کو بند کر دینے والے ہیں۔ اور اس آیت کے ذریعہ نبیوں کو آئندہ ہمیشہ کے لئے بند کرنا ہی مقصود ہے قرآن مجید جیسی برگزیدہ کتاب ہدایت اور مومنین جیسی برگزیدہ جماعت کی موجودگی میں جن کو خداوند تعالےٰ نے کتاب کا وارث اور نوع انسان کے لئے شاہد اور شہید کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اور جو تیرہ سو سال سے برابر نہایت محنت اور جانکاہی سے اسلام اور قرآن مجید کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ نبی کا کام صرف

کو مٹاتا ہے۔ اور حق کو ثابت کرتا ہے۔ بیشک اللہ سینوں کے اندر کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

الصُّدُوْرِ

۴۲/۲۴

۵۔ آج (روز قیامت) ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دینگے۔ اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے۔ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو نابود کر دیں۔ پھر وہ راہ لینے کو دوڑیں۔ پھر وہ کہاں سے بصارت حاصل کرینگے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝

۳۶/۶۵-۶۶

۶۔ سربمہر خالص شراب سے ان کو پلایا جائیگا۔ جس کی مہر مشک کی ہو گی۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۝

۸۳/۲۵-۲۶

آیت نمبر ۱ و ۳ میں قلب اور سمع کے متعلق ختم اور بصر یعنی آنکھ کے متعلق غشاوہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ آیت نمبر ۲ و ۴ میں قلب کے متعلق ختم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مگر آیت نمبر ۲ میں سمع اور بصر کے متعلق اخذ کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ دل اور سماعت پر مہر کرنے سے مراد ان کی غور اور فکر اور سننے

قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اسلام دین الفطرۃ ہے۔ اس میں تجدید کی گنجایش نہیں ہے۔ تمام نبیوں کا ایک ہی دین اور ایک ہی شریعت چلی آئی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نئے نبی نہیں تھے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔

۱۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے وہی شریعت اور دین مقرر کیا۔ جس کا حضرت نوح ؑ کو حکم دیا۔ اور جس دین کی ہم نے تیری طرف وحی کی۔ اور جس کا ہمنے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا۔ یعنی یہ کہ دین الٰہی یعنے اسلام پر قایم رہو۔ اور آپس میں فرقے فرقے نہ بن جاؤ۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۞

۴۲ / ۱۳

۲۔ کہدے۔ کہ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ۔ ۴۶ / ۹

۲۹

افسوس کی بات ہے۔ کہ خدا رسول اور قرآنمجید پر ایمان رکھنے والے لوگ بے شمار فرقوں میں تقسیم ہوکر ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہو رہے ہیں۔ اور انہوں نے آیت ذیل سے اپنی توجہ قطعاً ہٹالی ہے ۞

کتاب پہنچا دینا ہوتا ہے۔ جب کتاب اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہمیشہ کے لئے موجود ہے۔ کسی نبی یا رسول کا کوئی کام باقی نہیں۔

خاتم کے لفظ کو تصدیق کے لئے مہر لگانے کے معنوں میں لینا قرآن مجید کے سیاق کے برخلاف ہے۔ کسی آنے والے موعودہ یا معہودہ (عیسیٰ۔ مسیح۔ مہدی۔ یا ابن مریم) کا کوئی ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔ نہ ظلی یا بروزی۔ نبی کا کوئی تصور یا تشریعی یا غیر تشریعی رسول کی کوئی تعلیم قرآنمجید میں ہے۔ جو شخص بھی ان ناموں سے کوئی نام اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تو وہ اس کی خانہ ساز تجویز ہے قرآن اسلام اور دین کو اس کے ساتھ کچھ واسطہ نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسا شخص مسلموں اور مومنوں سے الگ اپنی کوئی جماعت کھڑی کرتا ہے۔ اور اپنا ایک الگ گروہ بناتا ہے۔ تو وہ آیت ذیل کا مصداق ہوتا ہے:۔

جن لوگوں نے کہ اپنے دین کو فرقے فرقے بنا دیا۔ اور گروہ گروہ ہو گئے کسی بات میں تو ان سے نہیں۔ یعنی تیرا ان سے کچھ واسطہ نہیں ٭	اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۶/۱۶۰

۲۸

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کی آمد کا بھی کچھ ذکر

مضمون کا مختصر خاکہ

۱ و ۲ - ختم نبوت کا مضمون قرآن مجید سے ماخوذ ہے ۔

۳- نیک اور بد کام کرنے کی قابلیت انسان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔ اس لئے ہر انسان اپنی بھلائی برائی کا آپ ذمہ دار ہے ۔

۴- انسان کی موت و حیات کی غرض حسن عمل کی آزمائش ہے ۔

۵- انسان باوجود ایک ممتاز ہستی ہونے کے کمزور اور کم علم ہے۔ اس لئے اسے ہر لمحہ خدا سے جو اس کا مرجع اور مصیر ہے - ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ضرورت خدا کے ساتھ ہم کلام ہونے سے پوری ہو سکتی ہے ۔

۶- خدا کے انسان کے ساتھ ہم کلام ہونے کے تین طریقے ہیں۔

۱- بذریعہ وحی۔

اے مومنو! اللہ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور اپنی زندگی کو اسلام پر ختم کرو۔ اور اللہ کے دین کو سب مل کر پکڑے رہو۔ اور فرقے فرقے نہ بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو۔ جبکہ تم مختلف اغراض کی وجہ سے ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے	یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ ۳/۹۸

دلوں میں الفت ڈال دی۔ اور تم اس کے دین اور قرآن کے ذریعہ سے بھائی بھائی ہو گئے۔

ہمارے سامنے قرآن مجید کی رو سے اہل سنت والجماعت۔ شیعہ۔ احمدی۔ محمدی وغیرہ کوئی نام نہیں ہے۔ ہم صرف مومن اور مسلم کو جانتے ہیں جو شخص مسلم اور مومن کی تعریف میں آتا ہے۔ وہ مسلم اور مومن ہے۔ وہ ہمارا بھائی ہے۔ ہمارے اور اور اس کے دل کے درمیان دین کا تعلق ہے اور ہمارے دل میں اس کی عزت۔ احترام۔ اور خیرخواہی ہے

اے خدا ہم سب کا نیک انجام کر اور نیک آدمیوں کیساتھ اٹھا۔ اول اور آخر تیری حمد ہے۔ اور بس ۔

ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔

۲۵۔ قرآن مجید کی چند خصوصیات جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے بعد کسی زمانے میں بھی خواہ انسان کتنی ترقی کرے۔ کسی جدید کتاب یا ہدایت نامہ کی انسانی ہدایت کے واسطے ضرورت نہیں۔

۲۶۔ کتاب کے وارث خدا کے نیک بندے ہیں۔ جو مومن ہیں۔ مومن کی توضیح اور منصب *

۲۷۔ قرآن مجید اور مومنوں کی جماعت کی موجودگی میں آئندہ قیامت تک کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ آیہ خاتم النبین کی تفسیر و توضیح۔

۲۸۔ ہر صدی کے سر پر کسی مجدد کی ضرورت نہیں *

۲۹۔ فرقہ بندی خلاف قرآن مجید ہے *

المفتی محمد الدین۔ گجرات

۲۔ مِن وَّرَاءِ حجاب۔ یعنی پردے کے پیچھے سے۔
۳۔ رسول یعنی فرشتے کے ذریعے سے۔
۷۔ ۱۱۔ وحی کی توضیح مثالوں کے ذریعے۔
۱۲۔ ۱۳۔ من وراء حجاب کی توضیح مثالوں کے ذریعے
۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ رسول یعنی فرشتے کے ذریعے وحی ہونے کی توضیح۔
۱۷۔ ۱۸۔ رسول اور نبی میں فرق اور اس کی توضیح۔
۱۹۔ ہر ایک رسول کو اس کی قومی زبان میں وحی ہوتی ہے۔
۲۰۔ ۲۱۔ قرآن مجید کا عربی زبان میں نازل ہونا اہل عرب اور امیین کے لئے تھا۔ جو مکہ اور اس کے ارد گرد سکونت رکھتے تھے۔
۲۱۔ لفظ امی کی توضیح۔ جناب محمد علیہ الصلوٰۃ امی تھے۔
۲۲۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ کی بعثت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ اور حضرت اسمٰعیل کی دعا کا نتیجہ تھی۔
۲۳۔ آنحضرت علیہ السلام سے پہلے بہت سے نبی دنیا میں آئے۔ بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ یہ سب نبی اپنی اپنی قوموں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔
۲۴۔ لیکن آنحضرت علیہ السلام تمام روئے زمین اور اپنے وقت اور بعد کے تمام جن و انس کی

کاشی رام پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند مینیجر چھپی

اشتہار

یہ کتاب اور ذیل کی دیگر کتب کے ملنے کا پتہ یہ ہے :-

۱- خدا کی محبت ۸ر - ۲- وسعت اسلام ۶ر

۳- کہانیاں من بھانیاں ۴ر

۴- تیسرا ورآدمی - ۲ر [illegible]

پتہ

مفتی نذیر احمد - دائرہ بلوچاں

گجرات پنجاب

[illegible]